السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا عقد ہوا اور ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ شوہر کی وفات ہو گئی، کیا اس عورت پر عدت ہو گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی عورت جس کا عقد ہوا ہو اور پھر شوہر رخصتی یا دخول سے پہلے ہی وفات پا جائے تو عورت کے ذمے ہے کہ وفات کی عدت پوری کرے، کیونکہ عقد ہو جانے سے یہ عورت "بیوی" کے حکم میں آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذينَ يُتَوَفَّونَ مِنكُم وَيَذَرونَ أَزوٰجًا يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا ... ٢٣٤ ... سورة البقرة

''جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان کے ذمے ہے کہ اپنے آپ کو (بطور عدت) چار ماہ دس دن تک روکے رکھیں۔''

صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کا اظہار نہ کرے، سوائے شوہر کے، اس کے چار ماہ دس دن ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراۃ علی غیر زوجھا، حدیث: 1221 و صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ وتحریمہ۔۔۔۔، حدیث: 1486 و سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنھا زوجھا، حدیث: 2299۔ سنن الترمذی، کتاب الطلاق، باب عدۃ المتوفی عنھا زوجھا، حدیث: 1195۔) اسی طرح مسند احمد اور سنن کی کتب میں ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے متعلق فیصلہ فرمایا جبکہ اس کا عقد ہو چکا تھا اور خاوند قبل از دخول ہی فوت ہو گیا تھا، کہ اس پر عدت ہے اور یہ وراثت کی بھی حق دار ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات، حدیث: 2114 و سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب الرجل یتزوج المراۃ فیموت عنھا قبل ان یفرض لھا، حدیث: 1145 و سنن النسائی، کتاب النکاح، باب اباحۃ التزوج بغیر صداق، حدیث: 3356۔)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 578

محدث فتویٰ